

تکافل: اسلامی انشورنس کا تعارف اور شرعی نظائر کا تحقیقی مطالعہ

The Introduction of Takaful (Islamic Insurance) and Analytical Study of Religious Precedence

*ڈاکٹر عبدالقدوس

**محمد شعیب

Abstract

Takaful is the name of alternative system of Conventional Insurance. It deals with the mutual cooperation among all human beings in the society. In Takaful, the frame work of conventional insurance has been designed in the light of religious Precedence. Perhaps the practical types of Takaful is new but not to clash with the basic principles of Islamic Law.

In this paper, it has been thoroughly discussed the introduction of Takaful along with Religious Precedence.

Keywords:

Conventional Insurance .Takāful. Share Holders. Policy Holders. Contribution. Ceding Amount. Takāful Pool.

تکافل مروجہ انشورنس کے متبادل باہمی امداد و تعاون کے اصول پر قائم نظام کا نام ہے، جس میں مروجہ انشورنس سے منسلک مقاصد کے حصول کے لئے شرعی ڈھانچہ تیار کیا گیا ہے۔ تکافل کی عملی صورتیں گوجید ہیں، لیکن یہ اسلامی اصول و ضوابط کے ساتھ متصادم نہیں۔ ذیل میں تکافل کا تعارف اور شریعت اسلامیہ میں اس کے لئے موجود نظائر کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔ مستقبل میں ممکنہ خطرات کے پیش آنے کے باعث پیدا ہونے والے نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر ایک مستحسن اقدام ہے۔ اسلام ایسے اقدامات کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ بعض اوقات اس کی ترغیب بھی دیتا ہے، چنانچہ وہ صحابی جنہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں اُونٹ کو کھلا چھوڑ دو اور توکل کروں یا باندھ کر کے پھر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اعقلها وتوکل“۔ (1) ”اُونٹ کو رستی سے باندھو اور پھر اللہ پر بھروسہ کرو“۔

مندرجہ بالا حدیث میں اُونٹ کے گم ہونے کے خطرے کے ازالے کے لئے حفاظتی اقدامات اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ایسے مقاصد کا حصول اسلام میں ممنوع نہیں بلکہ مستحسن اور مرغوب ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ ریسرچ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں۔

** ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ ریسرچ، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں۔

مروّجہ بیمہ (Conventional Insurance) سے بھی اس طرح کے مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں، البتہ اس کے لئے اختیار کیا جانے والا طریقہ کار اسلامی اصولوں اور قواعد و ضوابط کے خلاف ہے۔ چنانچہ بیمہ پالیسی کے عقود (Contracts) میں کافی غور و خوض اور مختلف مجالس میں معاصر علماء کے مابین مناقشات کے بعد اُمت کی اکثریت نے اس کے ناجائز ہونے کا حکم لگایا ہے۔ علامہ تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

قد اُتفق معظم من العلماء المعاصرين والجامع الندوات الفقهية على حرمة التأمين التجاري التقليدي لما يشتمل من الغرر والقمار والربا۔ (2)

”بلاشبہ عصر حاضر کے اکثر علمائے کرام اور فقہی اکیڈمیوں کا مروّجہ تجارتی بیمہ کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے، کیونکہ یہ غرر، قمار اور ربا پر مشتمل ہے۔“

اسلام میں صرف یہ نہیں کہ کسی چیز کو ناجائز قرار دیا جائے اور بس، بلکہ مفاد عامہ کے پیش نظر عموماً اہل اسلام کے لئے ناجائز قرار دینے والے معاملے کے جائز متبادل کی بھی ترغیب ملتی ہے، چنانچہ علماء اُمت نے مروّجہ انشورنس کے متبادل ”تکافل“ کا نظام متعارف کرایا، جس کے ذریعے مروّجہ انشورنس سے منسلک مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ذیل میں تکافل کا تعارف اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کے نظائر کا بیان کیا جاتا ہے۔

تکافل کی لغوی تعریف و تحقیق:

”تکافل“ عربی زبان کا لفظ ہے، یہ باب تفاعل سے ہے اس کا مجرد ”کفل“ ہے جو [ک-ف-ل] سے مرکب ہے۔ عربی لغت میں ”کفل“ کا مادہ متعدد معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ معنی کے اعتبار سے ”کفل“ جامد ہے، یہ اُس چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کے کوہان پر باندھا جاتا ہے یا اونٹ کے پیٹھ پر اس طریقے سے باندھا جاتا ہے کہ ایک سر آگے کی طرف ہوتا ہے اور دوسرا سر پیچھے کی طرف ہوتا ہے۔

الكِفْل: مِنْ مَرَائِبِ الرِّجَالِ وَهُوَ كِسَاءٌ يَتَّخِذُ فِيَعْقِدَ طَرَفَاهُ ثُمَّ يُلْقَى مَقْدَمُهُ عَلَى الْكَاهِلِ وَمَوْخَرُهُ مِمَّا يَلِي الْعَجْزَ، وَقِيلَ: هُوَ شَيْءٌ مُسْتَدِيرٌ يَتَّخِذُ مِنْ خِرْقٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَيُوضَعُ عَلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ. (3)

”کفل (کا لفظ) آدمیوں کے سوار ہونے کی شے (کے لئے استعمال) ہوتا ہے، یہ وہ چادر ہوتا ہے جس کے دونوں اطراف کو (اونٹ پر) باندھا جاتا ہے پھر اس کا ایک سر پیٹھ کے آگے کی طرف ڈالا جاتا ہے اور دوسرا سر پیچھے کی طرف، اور (یہ بھی) کہا جاتا ہے کہ یہ کپڑے وغیرہ کا ایک گول ٹکڑا ہوتا ہے جو اونٹ کے کوہان پر باندھا جاتا ہے۔“

اس کے علاوہ ”کفل“ کا مادہ درج ذیل مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

الحظ والنصيب/الضعف/المثل یعنی حصہ، دوگنا، مثل و نظیر کے معنی میں۔ (4)

اس معنی سے متعلق قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ﴾ (5)

"اے (عسلیٰ پر) ایمان لانے والو تم اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی رحمت (ثواب) سے دو (۲) حصے دے گا۔"

وأخرج عبد بن حميد عن قتادة {كِفْلَيْنِ} قَالَ: حظين، وأخرج ابن جرير وابن المنذر عن ابن عباس في قوله: {كِفْلَيْنِ} قَالَ: ضعفين۔ (6)

"عبد بن حمید، قتادہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ "کِفْلَيْنِ" کے معنی دو حصے، اور ابن جریر و ابن منذر دونوں ابن عباسؓ کا قول اس بارے میں نقل کرتے ہیں کہ "کِفْلَيْنِ" کے معنی دو گنا کے ہیں۔"

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے:

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ (7)

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جو انسان بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے تو اس کے خون (کے گناہ) کا حصہ حضرت آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) کا (بھی) ہوتا ہے، کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے یہ (قتل کا) طریقہ رائج کیا تھا۔"

(۲) الضمان کے معنی میں، چنانچہ کہا جاتا ہے:

(الْكِفْلُ) الضَّامِنُ وَقَدْ (كَفَلَ) بِهِ يَكْفُلُ بِالضَّمِّ (كَفَالَةً)، وَ (كَفَلَ) عَنْهُ بِالْمَالِ لِعَرِيضِهِ. وَ (أَكْفَلَهُ) الْمَالُ ضَمَنَهُ إِيَّاهُ... وَ (كَفَلَهُ) إِيَّاهُ (تَكْفِيلًا) مِثْلُهُ. وَ (تَكْفَلُ) بِدَيْنِهِ. (8)

"کفیل، ضامن کو کہتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کَفَلَ بِهِ --- فلاں آدمی نے اس کی طرف سے ضمانت قبول کی، فلاں آدمی اس کے لئے اس کی قرض خواہ کا ضامن ہوا، اور فلاں آدمی کے لئے مال کا ضامن ہوا (باب افعال سے متعدی) اسی معنی میں کَفَلَهُ إِيَّاهُ (باب تفعیل سے بھی ہے)۔ تَكْفَلُ بِدَيْنِهِ فلاں اس کے قرض کا ضامن ہوا (یعنی باب تفعیل میں بھی یہی معنی آتے ہیں)۔"

اس معنی کی تائید قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے ہوتی ہے:

﴿فَقَالَ أَكْفُلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ﴾ (9) "پس یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھ کو دے دو، اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: أَنَا أَكْفُلُ بِهِ، قَالَ: بِالْوَفَاءِ؟، قَالَ: بِالْوَفَاءِ- (10)

”عبداللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد (ابوقتادہؓ) سے روایت کرتے ہیں: کہ ایک انصاری شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نماز جنازہ پڑھانے کی خاطر لایا گیا، آپؐ نے فرمایا کہ آپ کے اس ساتھی پر (تو) قرض ہے، ابوقتادہؓ نے کہا: میں اس کا ضامن ہوں، آپؐ نے فرمایا: قرض ادا کرنے کا؟ انہوں نے کہا (ہاں) قرض ادا کرنے کا۔“

(۳) الکافل عائل کے معنی میں:

عائل کے معنی تربیت اور پرورش کرنے والا: الکافل فهو الذى يكفل انساناً يعولهُ وينفق عليه- (11)

”کافل وہ آدمی ہے جو کسی انسان کی تربیت اور پرورش کرتا ہو اور اُس پر اپنا مال خرچ کرتا ہو۔“

قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے: ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ (12)

”اور (حضرت) زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست بنایا۔“

عَنْ سَهْلٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ. (13)

”حضرت سہلؓ (بن سعد) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کا پرورش اور دیکھ بال کرنے والا جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح (قریب) ہوں گے۔“

مذکورہ بالا عربی لغات، قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ”کفل“ کے مادہ کا زیادہ تر استعمال عربی زبان میں ان تین معانی کے لئے ہوتا ہے۔ تکافل کے جدید اصطلاح میں بھی ان معانی کا لحاظ کیا گیا ہے، البتہ لفظ تکافل جب باب تفاعل سے ہو تو اس میں مشارکت کا معنی پایا جاتا ہے، لہذا اب تکافل کے معنی ”باہم ایک دوسرے کا ضامن بننا“ یا ”باہم ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرنا“ کے ہیں۔ (14) تکافل کی جدید اصطلاحی تعریف سے قبل، اسلام میں موجود تکافل کی ایک عام شکل کا ذکر کیا جاتا ہے جسے ”تکافل اجتماعی“ کہتے ہیں۔

(۱) التكافل الاجتماعي: هو ايمان الأفراد بمسؤولية بعضهم عن بعض، وأن كان كل واحد منهم حاملاً لتبعات أخيه، فإذا أساء كانت إساءته على نفسه وعلى أخيه، وإذا ما أحسن كان إحسانه لنفسه ولأخيه. (15)

”معاشرے کے افراد کا یہ ایمان ہو کہ ہر ایک دوسرے کا مسؤول (ذمہ دار) ہے، اور یہ کہ ہر ایک اپنے بھائی کے افعال کے نتائج کا حامل ہے، پس اگر وہ کوئی برائی کرے تو اس کا بوجھ اس پر اور اس کے بھائی پر ہے، اور اگر کوئی نیکی کرے تو اس کا فائدہ اس کا اور اس کے بھائی کا ہے، تکافل اجتماعی کہلاتا ہے۔“

(۲) (هو) التضامن المتبادل بين أفراد المجتمع بمسؤولية بعضهم عن بعض مادياً أو معنوياً، واعتقادهم أنّ كل واحد منهم حاملٌ لتبعات أخيه، فإذا أحسن كان احسانه له ولأخيه، وإذا أساء كانت إساءته على نفسه وعلى أخيه. (16)

”معاشرے کے افراد کا ایک دوسرے کے لئے ضامن ہونا اور مادی و معنوی مسؤولیت کا یقین رکھنا اور یہ کہ ہر ایک اپنے بھائی کے افعال کے نتائج کا حامل ہے، پس اگر وہ کوئی نیکی کرے تو اس کا فائدہ اس کا اور اس کے بھائی کا ہے، اور اگر کوئی برائی کرے تو اس کا بوجھ اس پر اور اس کے بھائی پر ہے، تکافل اجتماعی کہلاتا ہے۔“

اجتماعی تکافل کی مذکورہ بالا تعریفات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں ہر مسلمان دوسرے کے افعال وغیرہ کا ضامن ہے اور یہ کہ معاشرے کے محتاج اور معذور افراد کے خوراک، پوشاک اور رہائش کی ذمہ داری معاشرے کے مستطیع افراد کے ذمہ ہے۔

تکافل (Islamic Insurance) کی اصطلاحی تعریف:

”تکافل“ کا جدید نظام بنیادی طور پر مروجہ بیمہ (Conventional Insurance) کا متبادل ہے، مروجہ انشورنس سے حاصل ہونے والے مقاصد کو شرعی سانچے میں ڈال کر تشکیل دینے والا نظام ہے چنانچہ ذیل میں اسی تصور کے مطابق جدید اسلامی معیشت کے ماہرین کی چند تعریفیں ذکر کی جاتی ہیں:

(1).....Takaful is the Islamic alternative to conventional insurance which is based on the idea of social solidarity, cooperation and joint indemnification of losses of the members. It is an agreement among a group of persons who agree to jointly indemnify the loss or damage that may inflict upon any of them out of the fund they donate collectively. (17)

(2).....It is a system of Islamic Insurance based on the principle of TA'AWUN (mutual assistance) and TABARRU' (Gift, Give away, donation) where the risk is shared collectively by the group VOLUNTARILY. This is a pact among a group of members or participants who agree to jointly guarantee among themselves against loss or damage to any of them as defined in the pact. (18)

(3) اتفاق أشخاص يتعرضون لأخطار معينة على تلافي الأضرار الناشئة عن هذه الأخطار، وذلك بدفع اشتراكات على أساس الالتزام بالتبرع، ويتكون من ذلك صندوق تأمين له حكم الشخصية الاعتبارية، وله ذمة مالية مستقلة، يتم منه التعويض عن الأضرار التي تلحق أحد المشتركين من جراء وقوع الأخطار المؤمن منها، وذلك طبقاً للوائح والوثائق. ويتولى إدارة هذا الصندوق هيئة

مختارة من حملة الوثائق، أوتديره شركة مساهمة بأجر، تقوم بإدارة أعمال التأمين، واستثمار

موجودات الصندوق. (19)

"لوگوں کے ایک گروہ کا مخصوص خطرات کی بابت اتفاق کرنا کہ ان خطرات سے پیدا ہونے والے نقصانات کی تلافی کریں گے، اس طور پر کہ آپس میں تبرّع (بھلائی کرنا/ تحفہ دینا) کرنے کے لئے مشترکہ فنڈ جمع کریں گے، جس سے ایک فنڈ بکس [Fund Box] تشکیل پائے گا جو شخص قانونی کے حکم میں ہو گا اور اس (بکس) کی مالی ذمہ داری ہوگی (پھر) اس سے ان نقصانات کی تلافی ہوگی جو کسی شریک تکافل کو بیمہ شدہ خطرات کے پیش آنے سے سامنے آئیں، اور یہ معاہدے میں بیان شدہ وثیقہ جات کے مطابق ہوگا۔ فنڈ بکس کا انتظام و انصرام با اختیار ادارہ یا کمپنی سرانجام دیتی ہے جو تکافل کے مقاصد اور فنڈ بکس کی سرمایہ کاری وغیرہ کو منظم کرتی ہے۔"

(4) عقد تبرع بين مجموعة من الأشخاص للتعاون على تفتيت الأخطار المبينة في العقد والاشتراك

في تعويض الأضرار الفعلية التي تصيب أحد المشتركين والناجمة عن وقوع الخطر المؤمن منه

وذلك وفقاً للقواعد التي ينص عليها نظام شركة التأمين والشروط التي تتضمنها وثائق التأمين

وبما لا يتعارض مع أحكام الشريعة الإسلامية. (20)

"تکافل باہمی تعاون کی بنیاد پر ایک گروہ کے مابین تبرّع کا معاملہ ہوتا ہے جس میں کسی ایک شریک کو پہنچنے والے نقصان (جو بیمہ شدہ خطرات کے سبب ہو) کا مشترکہ طور پر ازالہ کیا جاتا ہے اس مقصد کا حصول تکافل کمپنی کے قواعد و شرائط اور تکافل معاہدات کے مطابق ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ شرعی اصول و احکام کے مخالف نہ ہو۔"

(5) "تکافل ایک اسلامی انشورنس کا نظام ہے جو باہمی تعاون و تناصر اور تبرّع کے اصول پر مبنی ہے، جہاں تمام شرکاء ریسک کو شیئر کرتے ہیں اور اس طرح باہمی تعاون و تناصر کے طریقے سے مقررہ اصول و ضوابط کے تحت ممکنہ مالی اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ (21)

مذکورہ بالا "تکافل" کی اصطلاحی تعریفات سے واضح ہوتا ہے کہ "تکافل کا یہ جدید نظام" باہمی تعاون و تناصر کے بنیاد پر قائم ہونے والے نظام کا نام ہے جس میں متعدد لوگ باہم معاہدہ کرتے ہیں کہ (بیان شدہ) خطرات کے سبب اگر کسی شریک (Participant) کو کوئی نقصان پہنچے تو تمام شرکاء باہم مل کر اس نقصان کا ازالہ شرعی اصول و احکام کا لحاظ کر کے کریں گے۔

تکافل کے اجزائے ترکیبی [Elements of Takaful]:

تکافل باہمی تعاون و امداد اور تناصر کی بنیاد پر تشکیل دینے والا نظام ہے، اس کی شرعی حیثیت تب معلوم ہوگی جب اس کے بنیادی اجزائے ترکیبی کا علم ہو، چنانچہ تکافل کے بنیادی اجزائے ترکیبی یا عناصر درج ذیل ہیں:

(۱) — حملة الأسهم: حملة الأسهم سے مراد وہ افراد ہوتے ہیں جو ابتداءً تکافل کمپنی کی بنیاد رکھتے ہیں، یہ افراد آپس میں ایک رقم جمع کرتے ہیں، لوگوں کو تکافل پالیسی اختیار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان افراد کی مالی ذمہ داری اور قانونی حیثیت مستقل اور حملة الوثائق (policy Holders) سے جدا ہوتی ہے۔ ان کو هیئۃ المساهمین اور ملاک الشركة (owners of company) بھی کہتے ہیں۔ (22)

(۲) — حملة الوثائق: حملة الوثائق سے مراد شرکاء تکافل ہیں، جو تبرع یا وقف کی بنیاد پر اقساط (premiums) جمع کرتے ہیں، اور ان میں سے کسی ایک پر واقع ہونے والے ضرر اور تکالیف کو مشترکہ طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ پھر قدر زائد (Surplus) میں ہر ایک کا استحقاق ہوتا ہے۔ ان کو هیئۃ المشتركین (Participants) اور مؤمن علیہم بھی کہتے ہیں۔ (23)

(۳) — الشركة (Company): هیئۃ المساهمین کا قائم کردہ ادارہ الشركة یا کمپنی کہلاتا ہے، اس ادارے یا کمپنی کے اہم کام درج ذیل ہوتے ہیں:

- 1- شرکاء سے چندہ (Donation) وصول کرنا۔
- 2- چندہ اور فنڈز کو تکافل کے مقاصد کے لئے شرعی اصولوں کے موافق انتظام و انصرام کرنا۔
- 3- سرمایہ کاری کے لئے مختص شدہ فنڈز پر شرعی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کرنا۔ (24)

اسلامی تعلیمات میں ”تکافل“ کا تصور:

تکافل کی بنیاد باہمی تعاون، امداد اور تبرع پر ہے، قرآن کریم کے متعدد نصوص اور احادیث مبارکہ میں نہ صرف یہ کہ اس کا واضح تصور پایا جاتا ہے بلکہ ترغیبی انداز میں اس کی تعلیم بھی موجود ہے۔

قرآن کریم اور ”تکافل“ کا تصور:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ﴾ (25)۔ ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو“۔

تکافل کا نظام بھی اسی تصور پر مبنی ہے کہ اس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور تبرع کیا جاتا ہے۔

ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (26) ”مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں“۔

اس باہمی اخوت اور بھائی چارے کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کے لئے سہارا بن جائے، مصیبت میں کام آئے اور دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تعاون کرے۔

سنت اور ”تکافل“ کا تصور:

احادیث میں بھی باہمی تعاون اور تناصر کھلے لفظوں موجود ہے، ذیل میں اس کی چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

(الف) میثاقِ مدینہ (Treaty of Madeena)

حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے کے بعد مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین ایک معاہدہ کیا تھا، یہ معاہدہ ۱۲ دفعات پر مشتمل ہے اس معاہدے کے اکثر دفعات باہمی تعاون اور امداد پر مشتمل ہیں۔ مثلاً:

۱۔ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى رِبْعَتِهِمْ يَتَعَاوَنُونَ بَيْنَهُمْ، وَهُمْ يَفِدُونَ عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالْقِسْطِ

[بین المؤمنین]۔ وبنو عوف علی... ثُمَّ ذَكَرَ كُلَّ بَطْنٍ مِنْ بَطْنِ الْأَنْصَارِ. (27)

”بے شک قریشی مہاجرین اپنی سابقہ حالت پر برقرار ہیں، آپس میں دیت ادا کریں گے اور اپنے مسلمان قیدیوں کا فدیہ انصاف اور عرف کے مطابق دیں گے اور بنو عوف (انصاری قبیلہ) اپنی سابقہ حالت پر برقرار ہے۔۔۔ پھر انصار کے تمام قبائل کا اسی طرح ذکر کیا۔“

یہ باہمی امداد و تعاون اور ایک دوسرے کے ضرورت و تکلیف کے وقت کام آنے پر واضح دلیل ہے۔

۲۔ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَتْرُكُونَ مَفْرَحًا بَيْنَهُمْ وَإِنْ يَعْطُوهُ بِالْمَعْرُوفِ فِي فِدَاءٍ أَوْ عَقْلٍ. (28)

”مسلمان کسی عیالدار اور مقروض شخص کو یوں نہیں چھوڑیں گے بلکہ اس کے ساتھ فدیہ اور دیت میں (ضرور) مدد کریں گے۔“

اس روایت میں مسلمانوں کے لئے آپس میں ایک دوسرے کی مسؤلیت کا بہترین سبق ہے۔

۳۔ وَإِنَّهُ مَنْ تَبِعَنَا مِنْ يَهُودٍ فَإِنَّ لَهُ النَّصْرَ وَالْأُسُوءَةَ، غَيْرَ مَظْلُومٍ وَلَا مُتَنَاصِرٍ عَلَيْهِمْ. (29)

”یہود میں سے جو ہماری متابعت کرے تو اس کے لئے ہمارے اوپر امداد اور اچھے اخلاق کا سلوک لازم ہے، ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے خلاف کسی کی مدد کی جائے گی۔“

مدینہ منورہ کے باشندوں کے مابین حقوق کی برابری اور کمزور کے لئے طاقتور پر امداد کے لزوم کے لئے بہترین ضمانت اور تکافل ہے۔

۴۔ وَإِنَّهُ مَنْ اخْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوْدٌ بِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَىٰ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ كَافَّةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ إِلَّا قِيَامٌ عَلَيْهِ. (30)

”اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے تو اس پر قصاص لازم ہو گا البتہ اگر مقتول کا ولی معاف کرے۔ اور تمام مسلمانوں پر اس سے قصاص لینا لازم ہے۔“

مظلوم کی امداد اور اس کا حق وصول کرنے کی واضح مثال ہے۔

مذکورہ بالا دفعات کے علاوہ اور بھی متعدد دفعات ہیں جن میں مسلمان آپس میں تعاون و تناصر کی بنیاد پر ایک دوسرے کے بوجھ برداشت کرنے، قیدیوں کی آزادی، محتاج عیالدار کی اعانت، مظلوم کی امداد، جابر و ظالم کا قلع قمع اور مسلمانوں اور یہود مدینہ کے مابین بیرونی دشمنوں کے خلاف باہمی اعانت و امداد کا عہد، سُکّانِ مدینہ کا دفاع اور ایک دوسرے کے لئے بھلائی کی چاہت وغیرہ کا تذکرہ موجود ہے۔

(ب) قبیلہ اشعر کا طرزِ عمل اور رسول اللہ ﷺ کا مدح:

قبیلہ اشعر کے لوگوں کا یہ عمل تھا کہ میدانِ جنگ میں یا اپنے ہی شہر میں رہتے ہوئے خورد و نوش کا سامان ختم ہونے لگتا تو ہر ایک کے پاس جتنا کچھ ہوتا وہ لے آتا اور تمام لوگ ایک کپڑے میں سب کچھ جمع کرتے اور پھر ایک برتن کے ساتھ اس کو برابر تقسیم کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس طرزِ عمل کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فهم مني وأنا منهم. (31) ”پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔“

قبیلہ اشعر کے لوگ یہ عمل اس وقت کرتے تھے جب ہر ایک کے پاس خورد و نوش کا سامان اتنا نہیں ہوتا کہ آنے والے مشکل (بھوک) کا بوجھ ہلکا کر سکے، کسی کے پاس ضرورت سے کم ہوتا یا بالکل نہیں ہوتا اور کسی کے پاس ضرورت کی مقدار ہوتی یا اس سے زائد ہوتا، لہذا مجموعی طور پر تمام اہل قبیلہ اپنا خوراک جمع کرتے اور پھر برابر تقسیم کرتے جس سے بھوک میں مبتلا ہونے والے شخص کی پریشانی دور ہو جاتی اور چند ایک کا بوجھ تمام اہل قبیلہ پر ڈالا جاتا تو ان کے لئے اسے برداشت کرنا آسان ہو جاتا اور خطرے میں مبتلا ہونے والے شخص کی پریشانی دور ہو جاتی۔ نظامِ تکافل کی بنیاد بھی اس طرح کے باہمی تعاون اور امداد پر ہے، ایک شخص کے بوجھ کو کئی افراد میں تقسیم کر کے ہلکا کیا جاتا ہے، جس سے اس مبتلا فرد کی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔

(ج) مہاجرین اور انصار کے مابین مَوَاخَاة:

رسول کریم ﷺ اور مسلمانانِ مکہ نے نہایت کسمپرسی کی حالت میں مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ ہجرت کے فوراً بعد آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے مابین مَوَاخَاة (بھائی چارہ) قائم کیا، انصار نے بھی بخوشی قبول کیا۔ جس کی توصیف اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں کرتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَحْنًا نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (32)

”اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں اُن سے پہلے (انصار جو مہاجرین کی آمد سے پہلے مدینہ میں سکونت پذیر تھے) وہ محبت کرتے ہیں اس سے جو وطن چھوڑ کر آئے ہیں اُن کے پاس اور نہیں پاتے ہیں اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے اور مقدم رکھتے ہیں اُن کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ، اور جو بچایا گیا اپنے جی کو لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔“

انصار کی ان فضیلتوں کو دیکھ کر مہاجرین خود رشک کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ، وَلَا أَحْسَنَ بَذْلًا مِنْ كَثِيرٍ، لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَةِ، حَتَّىٰ لَقَدْ حَشِينَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ. (33)

”ہم نے اس قوم سے بہتر قوم نہیں دیکھی جس کی طرف ہم آئے ہیں، جنہوں نے قلیل میں ہماری اعانت کی اور کثیر کو خوب خرچ کیا، ہماری مشقتوں اور تکالیف سے ہم کو بے پروا کیا اور اپنی کمائی میں ہم کو شریک کیا، یہاں تک کہ ہمیں خوف ہے کہ سارا اجر و ثواب تو یہی لوگ حاصل کر گئے۔“

رسول کریم ﷺ نے ان کے درمیان ایسے اخوت و بھائی چارے کی بنیاد ڈالی جس کی مثال آج تک کوئی معاشرہ پیش نہ کر سکا۔ انصار و مہاجرین کے مابین قائم شدہ مَوَاخَاة میں تکافل کا لفظ نہیں تاہم اس کی روح ضرور موجود ہے۔

نتائج بحث:

- مروجہ انشورنس میں موجود شرعی قباحتوں کی وجہ سے امت مسلمہ کی اکثریت نے اسے ناجائز قرار دیا۔
- تکافل، مروجہ انشورنس کا اسلامی متبادل نظام کا نام ہے۔
- یہ باہمی امداد و تعاون اور تناصر کے اصول پر قائم ہے۔
- تکافل کا جدید نظام اگرچہ عہد رسالت اور عہد صحابہ میں نہیں تھا، لیکن اس دور میں اس کی روح ضرور موجود تھی۔
- بیشاقِ مدینہ، قبیلہ اشعر کا طرزِ عمل اور اور انصار و مہاجرین کے مابین مَوَاخَاة کا عمل اس کے شرعی نظائر ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

- (1) البیہقی، احمد بن الحسین بن علی [م ۴۵۹ھ]، الآداب للبیہقی، رقم الحدیث ۷۷۸، مؤسسة الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۰۸ھ۔
- (2) عثمانی، محمد تقی، مفتی، تأسیل التأمین التكافلی علی أساس الوقف، مخطوط: مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر 14۔
- (3) ابن منظور الأفریقی، محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، جمال الدین [م ۷۱۱ھ]، لسان العرب، حرف اللام، فصل الکاف، ماڈہ ”کفل“، دار صادر، بیروت ۱۴۱۴ھ۔
- (4) ابن منظور الأفریقی، [م ۷۱۱ھ]، لسان العرب، ماڈہ ”کفل“، حوالہ سابق۔
- (5) [القرآن: ۲۸: ۵۷]
- (6) السیوطی (م ۹۱۱ھ)، عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین، الدر المنثور، ج ۸، ص ۶۷، دار الفکر، بیروت، س ن۔
- (7) البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم [م ۲۵۶ھ]، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قَوْل النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُغْضِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّفْسُ مِنْ سُنَّتِهِ وَالزَّوْجُ مَعَ الْوَلَدِ وَعَبْرَهُ، ج ۲، ص ۷۹، دار طوق النجاة، بیروت ۱۴۲۲ھ۔
- (8) زین الدین الرازی، محمد بن أبی بکر بن عبد القادر [م ۶۶۶ھ]، مختار الصحاح، ج ۱، ص ۲۷۱، المکتبۃ العصریہ، الدار النموذجیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ۔
- (9) [القرآن: ۲۳: ۳۸]
- (68) النسائی، أحمد بن شعيب بن علی، أبو عبد الرحمن، الخراسانی (م ۳۰۳ھ)، السنن الکبری، کتاب البیوع، باب الْكَفَالَةُ بِالْذَّيْنِ، رقم الحدیث: ۶۲۳۵، مؤسسة الرسالة، بیروت ۱۴۲۱ھ۔
- (11) ابن منظور الأفریقی، لسان العرب، حرف اللام، فصل الکاف، ماڈہ ”کفل“، حوالہ سابق۔
- (12) [آل عمران ۳: ۳۷]
- (13) أبوداود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو، الأزدي، السجستاني [م ۲۷۵ھ]، سنن أبي داود، کتاب الأدب،
- باب فِي مَنْ ضَمَّ النَّبِيِّم، رقم الحدیث: ۵۱۵۰، المکتبۃ العصریہ، بیروت سطن۔
- (14) عصمت اللہ، ڈاکٹر، مولانا، مکافل کی شرعی حیثیت، ص ۷۳، ادارۃ المعارف، کراچی ۱۴۳۱ھ۔

- (15) شلتوت، محمود شلتوت، الشيخ، الإسلام والتكافل الاجتماعي، ص ٨، مجلة الأزهر، سلسلة نمبر ٣٣، (شعبان ١٣٨١ھ، جنوری ١٩٦٢ء)۔
- (16) سليم، محمد فرح سليم، التكافل الاجتماعي، ص ١٠، شركة الطباعة الفنية المتحدة، القاهرة، ١٩٦٨ء۔
- (17) Mher Mushtaq Hussain, CONCEPTUAL AND OPERATIONAL DIFFERENCES BETWEEN GENERAL TAKAFUL AND CONVENTIONAL INSURANCE, Australian Journal of Business and Management Research, page: 24. Vol.1 No.8 [23-28] | November-2011.
- (18) Muhammad Imran Usmani, Dr, Takaful, presentation in SECP, Takaful Conference March 14, 2007, Pakistan.
- (19) المعايير الشرعية لهيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية، المعيار الشرعي للبحرين، رقم [٢٦] في التأمين، الفقرة [٢]۔
- (20) البعلی، عبد الحمید، دكتور، الاستثمار والرقابة الشرعية في المؤسسات المالية والإسلامية، ص ١٢، مكتبة وهبة، القاهرة سطن۔
- (21) عصمت اللہ، ڈاکٹر، مولانا، تکافل کی شرعی حیثیت، ص ٤٣، حوالہ سابق۔
- (22) الخلیفی، ریاض منصور، دكتور، قوانين التأمين التكافلي، الأسس الشرعية والمعايير الفنية، ص ١٤، إعداد للمؤتمر التأمين التعاونی أبعاده أفاقه وموقف الشريعة الإسلامية منه، ٢٦-٢٨، ربيع الثاني، ١٤٣١ھ / ١١-١٣ اپریل ٢٠١٠ء۔
- (23) النشیمی، عییل جاسم، دكتور، أستاذ، الالتزام بالتبوع وتوزيع الربح وتحمل الخسارة في التأمين التعاونی، ص ٢١، إعداد للمؤتمر التأمين التعاونی أبعاده أفاقه وموقف الشريعة الإسلامية منه۔
- (24) عصمت اللہ، ڈاکٹر، مولانا، تکافل کی شرعی حیثیت، ص ١١٢۔
- (25) [القرآن ٥:٢]
- (26) [القرآن ١٠:٣٩]
- (27) ابن كثير، اسماعيل بن عمر، ابوالفداء [م ٤٤٣ھ]، البداية والنهاية، ج ٣، ص ٢٤٣، دار إحياء التراث العربي، بيروت ١٤٠٨ھ۔
- (28) ابن كثير، البداية والنهاية، ج ٣، ص ٢٤٣، حوالہ بالا۔
- (29) ابن هشام، عبد الملك بن هشام، جمال الدين [م ٢١٣ھ]، السيرة النبوية لابن هشام، ج ١، ص ٥٠٣، مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر ١٣٤٥ھ۔
- (30) ابن هشام، السيرة النبوية لابن هشام، ج ١، ص ٥٠٣، حوالہ بالا۔
- (31) البخاري، محمد بن اسماعيل، صحيح البخاري، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والتهنيد والغرض، رقم الحديث: ٢٤٨٦۔
- (32) [القرآن ٩:٥٩]
- (33) ابن كثير، البداية والنهاية، ج ٣، ص ٢٨٠۔

